



سوال

(532) بھینس کی قربانی کا حکم؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا جاموس (بھینسا) بھی قربانی کے لیے جائز ہے؟ (ایک متلاشی حق، فیصل آباد) (۲۳ اپریل ۹۲ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قرآن مجید نے قربانی کے لیے بھینسہ الأَنْعَام کو متعین کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لَیْسَ کُزُوًّا سَمَّیَ اللّٰہِ عَلٰی مَا رَزَقْنٰہُمْ مِنْ بَہِیْمَۃِ الْاَنْعَامِ ... ۳۴ ... سورۃ الأنعام

”تاکہ جو مویشی چارپائے اللہ نے ان کو دیے ہیں (اُن کے ذبح کرنے کے وقت) ان پر اللہ کا نام لیں۔“

”بھینسہ الأَنْعَام“ سے مراد اونٹ، گائے، بکری، دنبہ، بھترہ وغیرہ ہیں ان میں بھینس شامل نہیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ان جانوروں کے علاوہ کی قربانی منقول نہیں۔ البتہ حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ بھینس کی قربانی کرنا جائز ہے۔ ان لوگوں نے بھینس کو گائے پر قیاس کیا ہے۔ لیکن سب لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ بھینس اوصاف کے اعتبار سے گائے سے بالکل مختلف جنس ہے۔ اس بناء پر فقہائے کرام نے اس بات کی صراحت کی ہے۔ کہ اگر کسی نے قسم کھالی کہ وہ گائے کا گوشت نہیں کھائے گا لیکن اس نے بھینس کا گوشت کھایا تو اس کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اور جن لغویوں نے اس کو گائے کی قسم قرار دیا ہے بظاہر تساہل معلوم ہوتا ہے۔ (واللہ تعالیٰ اعلم۔)

اور کوئی کہے جب بھینس کی قربانی دینی درست نہیں، پھر تو اس کی زکوٰۃ بھی واجب نہیں ہونی چاہیے؟ اس اعتراض کا جواب شیخ المکرم محدث روپڑی رحمہ اللہ کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیں۔

یاد رہے کہ بعض مسائل احتیاط کے لحاظ سے دو جہتوں والے ہوتے ہیں اور عمل احتیاط پر کرنا پڑتا ہے۔

ام المؤمنین سودة کے والد زمعہ کی لونڈی سے زمانہ جاہلیت میں عقبہ بن ابی وقاص نے زنا کیا۔ لڑکا پیدا ہوا۔ جو اپنی والدہ کے پاس پرورش پاتا رہا۔ زانی مر گیا اور لپٹے بھائی سعد بن ابی



وقاص کو وصیت کر گیا کہ زمعہ کی لوٹڈی کا لڑکا میرا ہے اس کو اپنے قبضہ میں کر لینا۔ فتح مکہ کے موقع پر سعد بن ابی وقاص نے اس لڑکے کو پکڑ لیا۔ اور کہا یہ میرا بھتیجا ہے۔ زمعہ کے بیٹے نے کہا یہ میرے باپ کا بیٹا ہے۔ لہذا میرا بھائی ہے اس کو میں لوں گا۔ مقدمہ دربارِ نبوی ﷺ میں پیش ہوا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

‘الْوَدَّ لِلْفِرَاشِ، وَاللَّعَابِ الْحَجْرُ۔’ (مشکوٰۃ باب اللعان، فصل اول، صحیح البخاری، باب: للعاب الحجر، رقم: ۶۸۱۷)

یعنی اولاد بیوی والے کی ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔“

یعنی وہ ناکام ہے اور اس کا حکم سنسار کیا جانا ہے۔ بچہ سودہ رضی اللہ عنہا کے بھائی کے حوالہ کر دیا۔ جو حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کا بھی بھائی بن گیا۔ لیکن سودہ رضی اللہ عنہا کو حکم فرمایا کہ اس سے پردہ کرے، کیوں کہ اس کی شکل و صورت زانی سے ملتی جلتی تھی۔ جس سے شبہ ہوتا تھا کہ یہ زانی کے لطف سے ہے۔ اس مسئلہ میں شکل و صورت کے لحاظ سے تو پردہ کا حکم ہوا۔ اور جس کے گھر میں پیدا ہوا، اُس کے لحاظ سے اس کا بیٹا بنا دیا گیا احتیاط کی جانب کو ملحوظ رکھا۔ ایسا ہی بھینس کا معاملہ ہے۔ اس میں بھی دونوں جہتوں میں احتیاط پر عمل ہو گا۔ زکوٰۃ ادا کرنے میں احتیاط ہے اور قربانی نہ کرنے میں احتیاط ہے۔ اس بناء پر بھینس کی قربانی جائز نہیں اور بعض نے جو یہ لکھا ہے کہ آنجا مَوْسُ نَوْعٌ مِّنَ الْبَيْتْرِ یعنی بھینس گائے کی قسم ہے۔ یہ بھی اسی زکوٰۃ کے لحاظ سے صحیح ہو سکتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ بھینس دوسری جنس ہے۔ (فتاویٰ اہل حدیث، ج: ۲، ص: ۴۲۶-۴۲۷)

یہ وہ عظیم مسئلہ ہے جس کی بنا پر محقق شہیر مولانا عبدالقادر حصاری رحمہ اللہ نے شیخی المکرم کو مجتہد کے لقب سے نوازا تھا۔ "الاعتصام: مولانا عبدالقادر عارف حصاری مرحوم نے ابتدائی بھینس کی قربانی کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا لیکن بعد میں رجوع کر کے جواز کا فتویٰ دے دیا تھا۔ جو الاعتصام میں پچھپا ہوا موجود ہے۔ علاوہ ازیں صاحب "مرعاة" شیخ الحدیث مولانا عبید اللہ رحمانی نے بھی اس کے جواز سے انکار نہیں کیا ہے تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو، "الاعتصام" ۲- اکتوبر، ۱۹۸۱ء (ص- ۷) "رحمہما اللہ رحمۃ واسمۃ"

حضرت امام بخاری رحمہ اللہ نے بھی اپنی صحیح میں اس احتیاطی پہلو کو خوب واضح کیا ہے۔ ملاحظہ ہو: (باب تفسیر المشبات کتاب البیوع)

یاد رہے گائے اور بھینس تیس راس میں سے ایک سال کا پچھڑایا پچھڑی، بچہ یا بچی زکوٰۃ میں واجب ہے بشرطیکہ وہ باہر چرتی ہو۔ ان کا چارہ قیمتاً نہ ہو۔ (موظا امام مالک باب ما جاء فی صدقة البقرة، رقم: ۲۳)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

جلد: 3، کتاب الصوم: صفحہ: 414

محدث فتویٰ